روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 17 جون 2002ء 5 ربیع الثانی 1423 ہجری - 17 احسان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 134

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے

حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ خیبر کی طرف پیش قدمی فرما رہے تھے تو میرے بھائی عامرؓ نے صحابہ کے مطالبہ پر جنگی شعر سنانے شروع کئے۔ آنحضرتؐ نے سنا تو پسند فرمایا اور پوچھا کہ کون شعر پڑھ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا عامر۔ آپ نے دعا کی یرحمہ اللہ (اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے) چنانچہ اللہ نے انہیں شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا

(صحیح بخاری کتاب الادب باب مایجوز من الشعر حدیث نمبر 5682)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

خدا رحیم ہے بلکہ ارحم الراحمین ہے وہ اپنے رحم کے تقاضا سے نہ کسی انصاف کی پابندی سے اپنی مخلوقات کی پرورش کرتا ہے کیونکہ ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ مالک کا مفہوم منصف کے مفہوم سے بالکل ضد پڑا ہوا ہے جبکہ ہم اس کے پیدا کردہ ہیں تو ہمیں کیا حق پہنچتا ہے کہ ہم اس سے انصاف کا مطالبہ کریں۔ ہاں نہایت عاجزی سے اس کے رحم کی ضرور درخواست کرتے ہیں اور اس بندہ کی نہایت بدذاتی ہے جو خدا سے اس کے کاروبار کے متعلق جو اس بندہ کی نسبت خدا تعالیٰ کرتا ہے انصاف کا مطالبہ کرے جبکہ انسانی فطرت کا سب تار و پود خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور تمام قوےٰ روحانی جسمانی اسی کی عطا کردہ ہیں اور اسی کی توفیق اور تائید سے ہر ایک اچھا عمل ظہور میں آسکتا ہے تو اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے اس سے انصاف کا مطالبہ کرنا سخت بے ایمانی اور جہالت ہے اور ایسی تعلیم کو ہم ودیا کی تعلیم نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ تعلیم سچے گیان سے بالکل محروم اور سراسر حماقت سے بھری ہوئی تعلیم ہے سو ہمیں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں جو قرآن شریف ہے یہی سکھایا ہے کہ بندہ کے مقابل پر خدا کا نام منصف رکھنا نہ صرف گناہ بلکہ کفر صریح ہے ہاں جب وہ خود ایک وعدہ کرتا ہے تو اس وعدہ کا پورا کرنا اپنے پر ایک حق ٹھیرا لیتا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں فرماتا ہے:-

(-) یعنی ہم جو ابتدا سے مومنوں کے لئے نصرت اور امداد کا وعدہ دے چکے ہیں اس لئے ہم اپنے پر یہ حق ٹھیراتے ہیں کہ ان کی مدد کریں ورنہ دوسرا شخص اس پر کوئی حق نہیں ٹھہرا سکتا۔

مبارک وہ جو اپنی کمزوریوں کا اقرار کر کے خدا سے رحم چاہتا ہے اور نہایت شوخ اور شریر اور بدبخت وہ شخص ہے جو اپنے اعمال کو اپنی طاقتوں کا ثمرہ سمجھ کر خدا سے انصاف چاہتا ہے۔

(چشمہ معرفت - روحانی خزائن جلد 23 ص 34)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

دعا کی خصوصی درخواست

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اطلاع دیتے ہیں کہ:-

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب واشنگٹن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت کئی ایام سے خراب چلی آرہی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی مکمل شفایابی کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

مکرمہ صوبیہ ارشد صاحبہ بنت مکرم ارشد احمد صاحب صدر جماعت حلقہ ماڈل پور کراچی نے جناح یونیورسٹی برائے خواتین سے بی ایس سی آنرز میں مائیکروبیالوجی کے امتحان برائے سال 2001 میں 80.1 فیصد نمبر لے کر پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوفہ اپنے شعبہ میں اول آنے پر مولوی ریاض الدین احمد یادگاری شیلڈ کی مستحق قرار پائی ہیں جبکہ فیکلٹی آف سائنس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر مولوی ریاض الدین احمد یادگاری گولڈ میڈل کا اعزاز بھی حاصل کیا ہے۔ مورخہ 3 جون 2002ء کو یونیورسٹی کے کانووکیشن کے موقع پر ڈاکٹر عشرت حسین گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان نے مکرمہ صوبیہ ارشد صاحبہ کو گولڈ میڈل اور اعزازی شیلڈ دی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ وہ اس کامیابی کو طالبہ اور جماعت کیلئے بابرکت اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1895ء

— قادیان میں ضیاء الاسلام پریس اور کتب خانہ قائم کیا گیا۔ کتب خانہ کے اولین مہتمم حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی قرار پائے۔

20 مئی ضیاء الاسلام پریس سے پہلی کتاب 'ضیاء الحق' کی اشاعت

24 مئی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی ولادت (27 ذی قعد 1312ھ)

15 جون نور القرآن حصہ اول کی اشاعت

جون عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق حضور نے منن الرحمان تصنیف فرمائی

— حضور نے حضرت مسیح کے سفر کشمیر اور ان کی قبر واقع سری نگر کا انکشاف کیا۔

— حضور نے بابا نانک کے مسلمان ہونے کا انکشاف فرمایا۔

22 ستمبر حضور نے ایک اشتہار کے ذریعہ حکومت کے سامنے مذہبی مباحثات میں قیام امن کے لئے دو تجاویز رکھیں۔

الف: کوئی فرقہ کوئی ایسا اعتراض کسی دوسرے فرقہ پر نہ کرے جو خود اس کی الہامی کتاب یا پیشوا پر وارد ہوتا ہو۔

ب: دوسرے فرقہ کی صرف انہی کتابوں پر اعتراض کیا جائے جو اس کے نزدیک مسلم ہوں۔

اس ضمن میں آپ نے اپنی معتبر کتب کی فہرست بھی تحریر فرمائی۔ اول قرآن اور اس کے بعد بخاری اور مسلم۔

حضور کی ان تجاویز پر مختصر وقت میں ہزاروں افراد نے دستخط کر دیئے۔

30 ستمبر حضور بابا نانک کا مقدس چولہ دیکھنے کے لئے ڈیرہ نانک تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ 10 احباب تھے۔ حضور نے اس چولہ پر لکھی گئی آیات اپنی کتاب ست بچن میں شائع کر دیں۔

2 اکتوبر نواب محسن الملک نے بمبئی سے حضور کی 22 ستمبر والی تجاویز کو سراہتے ہوئے خط لکھا۔

نومبر حضور نے سکھوں پر اتمام حجت کی غرض سے ست بچن تصنیف فرمائی۔

〃 〃 حضور نے قادیان کے آریہ سماجیوں کے الزامات کے جواب میں آریہ دھرم تصنیف فرمائی۔

متفرق

— قادیان میں مہمان خانہ نئے کمرہ میں منتقل ہوا۔

— حضرت مولانا نورالدین کا مطب تعمیر ہوا۔

— حضور نے عربی کی ترویج کے لئے بولنے پر زور دیا اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کو ایک ہزار عربی فقرہ ترجمہ کے ساتھ لکھوایا۔

— حضرت میر ناصر نواب صاحب قادیان آ بسے۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

33

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

دعوت الی اللہ کی برکت سے نئی زندگی

مکرم امداد الرحمن صدیقی صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش لکھتے ہیں۔

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مرحوم و مغفور لمبے عرصے تک مغربی افریقہ میں انچارج مربی کے طور پر قابل قدر خدمات سر انجام دیتے رہے۔ بعد میں مرکز میں بہت معزز عہدوں پر فائز رہے۔

خاکسار محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سے بہت ملتا رہا۔ ایک دفعہ ہمارے بھائی مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ برطانیہ نے اپنے ہاں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کو کھانے پر مدعو کیا۔ اس عاجز کو بھی شامل ہونے کا موقع دیا۔ اس زمانہ میں نسیم احمد صاحب باجوہ ابھی جامعہ احمدیہ کے آخری سالوں میں تھے۔ اور رحمت بازار میں بیت ناصر کے سامنے مین روڈ پر ایک مکان میں کرایہ پر رہتے تھے۔

اس موقع پر مکرم باجوہ صاحب نے محترم مولانا موصوف سے درخواست کی کہ وہ اپنے ساتھ پیش آنے والے کچھ واقعات سنائیں۔ جو واقعات محترم مولانا موصوف نے سنائے ان میں ایک واقعہ مجھے خوب یاد ہے۔

پہلی دفعہ جب مولانا افریقہ کے لئے جا رہے تھے ان کے ساتھ اور دو بزرگ مربیان بھی تھے۔ افسوس ہے کہ ان کا نام بھول گیا ہوں۔ جو مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سے سینئر تھے۔ بحری جہاز میں سفر کے دوران جہاز طوفان میں گھر گیا۔ کپتان نے اعلان کیا کہ سب جہاز کے نچلے حصے میں جمع ہو جائیں اور دعائیں کرتے رہیں۔ جہاز کو شدید خطرہ درپیش ہے۔ جہاز غرق ہونے کو ہے۔ معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ مولانا موصوف نے ہمیں بتایا کہ ہم تینوں مربیان جہاز کے اوپر چلے گئے جہاں جانا منع تھا۔ کیونکہ سب سے پہلے خطرہ ان کو پیش آتا ہے جو اوپر چھت پر ہوتے ہیں۔ تینوں بزرگ ہاتھ اٹھا کر دعا میں مشغول ہو گئے۔ انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمیں اپنی جان کی فکر نہیں۔ لیکن فکر صرف یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بڑی مشکل سے سفر کے لئے ٹکٹ کا روپیہ مہیا فرمایا ہے۔ اب اگر ہم ڈوب گئے تو پھر دوبارہ روپیہ جمع کر کے مربیان کو بھجوانے میں کافی عرصہ لگ جائے گا اور اس طرح ان اقوام تک حضرت مسیح موعود کے پیغام پہنچنے میں بہت دیر ہو جائے گی یا اللہ! ہمارے جہاز کو ڈوبنے نہ دے تا کہ ہم مسیح موعود کا پیغام لے کر جلد پہنچ سکیں۔

مولانا نے بتایا کہ دعا کے دوران ہمیں اللہ تعالیٰ نے الہاماً تسلی دی کہ تم بچا لئے جاؤ گے بعدہ آہستہ آہستہ جہاز کو خطرہ ٹل گیا اور ہم بخیریت منزل مقصود کو پہنچ گئے۔ اس میں لطف کی بات یہ ہے کہ تینوں مربیان بیک وقت الہام سے مطلع ہوتے رہے"۔

(الفضل 18 جنوری 2002ء)

خواہ مارے ہی جائیں

حضرت اقدس مسیح موعود نے دعوت الی اللہ کے لئے اپنے جوش کا اظہار درج ذیل الفاظ میں فرمایا:۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں۔ اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے (دعوت الی اللہ) کریں اور اسی (دعوت الی اللہ) میں زندگی ختم کر دیں۔ خواہ مارے ہی جائیں"۔

(ملفوظات جلد دوم ص 219)

انصاف کے فیصلے

حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں ان کی ایک گم شدہ زرہ ایک عیسائی کے پاس سے ملی۔ وہ اسے لے کر قاضی شریح کی عدالت میں حاضر ہوئے اور عام آدمی کی طرح بیان دیا کہ یہ زرہ میری ہے۔ مگر ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا اس لئے قاضی نے عیسائی کے حق میں فیصلہ کر دیا اور وہ زرہ لے کر چلتا بنا۔ مگر تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ انبیاء کے فیصلے ہیں۔ ایک امیر المومنین مجھے اپنے مقرر کردہ قاضی کی عدالت میں لایا مگر فیصلہ اس کے خلاف ہوا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ زرہ آپ کی ہے اور پھر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت علیؓ نے اس سے کہا کہ اب چونکہ تم مسلمان ہو گئے ہو اس لئے یہ زرہ تمہاری ہے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ اس شخص نے جنگ نہروان میں حضرت علیؓ کے ہمراہ خوارج سے جنگ کرتے ہوئے شہادت پائی۔ (مسلمان حکمران ص 160)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

گلستان قادیان کے سدا بہار پھول اور روح پرور یادیں

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

قسط دوم آخر

نہ معلوم کیا کیا ہوتا ہے اور کس عالم میں وہ دن گزرتے ہیں مگر اس زمیندار کی طرح جو ہر سال کچھ غلہ کھیتوں سے اکٹھا کر کے آنیوالے سال کے لئے اپنے لئے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے ذخیرہ کر لیتا ہے۔ ہم بھی کچھ عرصہ وہاں گزار کر اور پاکیزہ لمس سے اپنے اندر ایک نادیدہ برقی قوت جمع کر لیتے ہیں جو سال بھر کام آتی ہے آخر وطن تو آنا ہوتا ہے اور یہاں پھر وہی تڑپ کہ کب رخ انور کی پھر زیارت ہو اور یہاں بیٹھے ہوئے بھی یہی تمنا اور یہی آرزو یہی حسرت کہ۔

صبا ہو بس میں تو ایک جھونکے میں لاکھ بھیجوں پیام ان کو

قارئین کرام نفس مضمون سے بظاہر ادھر ادھر ہو جاتا ہوں مگر حق یہ ہے کہ یہ اس مضمون کا بہترین حصہ ہے اور میری قلبی واردات ہے جو مجھے عالم تصور میں گریسن ہال روڈ لندن کی سیر کروا لاتی ہے۔ اسے محسوس نہ کریں کہ یاد یار میں بھی ایک مزہ ہے۔ اور میں کہ مریض قلب ہوں۔ 12 جولائی 2001ء کو جب اپنے آقا سے دست بوسی کے شرف سے مشرف ہوا تو آپ نے بھی از راہ ترحم یہ سوال کیا تھا کہ تمہاری صحت کی یہ حالت ہے مضمون کیسے لکھ لیتے ہو۔ اس سوالیہ جملے پر میں سوچتا ہوں کہ میرے آقا نے راقم پر ترس کھایا تھا اور آپ کی رحم اور کرم اور ترس کی نگہ ہی میری ''منسوخ شدہ'' زندگی کا موجب بن گئی ہے۔

اس شافی وقدیر رب کا جتنا شکر کریں کم ہے۔ لوگ تعجب کیوں کرتے ہیں کہ مردے زندہ کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ہماری تاریخ میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مثالیں مردوں کے زندہ ہو جانے کی ملتی ہیں۔ اگر ثبوت چاہئے تو یہ عاجز بھی دعاہائے مستجاب اور نگاہ کرم کے صدقے دوبارہ زندہ ہوا ہے اس سے زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں۔

اوپر میں نے خطاب یافتہ تین ''اللہ کے شیروں'' کا ذکر کیا ہے ابوالعطاء تو کنیت ہے نام تو ''اللہ دتہ'' تھا اور اس بے مثال خطیب اور مصنف نے اپنی زبان اور قلم دونوں سے ثابت کر دیا کہ اسے بھی اللہ نے بہت کچھ دیا تھا۔ اور اس نے آگے مخلوق کو بھی بہت کچھ ''دتہ'' اور اللہ کی دین کو اور اپنے نام میں پوشیدہ رازوں اور حکمتوں کو سچا ثابت کر دیا تھا۔ ایک دلچسپ واقعہ کا ذکر کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں۔ انہیں ان کے آقا نے ایک دشمن صداقت کی بیماری اور بے نوائی اور کسمپرسی کی حالت میں کوئی تحفہ دے کر تیمارداری کے لئے بھیجا۔ چونکہ اس بیمار شخص کے نام میں بھی عطا آتا تھا اس ''خالد'' کی باریک بینی اور حکمت آفرینی کو دیکھیں اور میں نے 30 سال قبل یہ واقعہ پڑھا تھا اس نے میرے بدن اور روح کو گویا جکڑ لیا تھا کہ بیمار نے پوچھا کون ملنے آیا ہے؟ تو اگر یہ ''ابوالعطاء'' کہتے تو یہ اندیشہ تھا کہ اس مریض روحانی وجسمانی کے دل کو کہیں چوٹ نہ پہنچے کہ گویا اس کے ساتھ ابوّت کا تعلق ظاہر کر رہے ہیں انہوں نے نام بتایا ''اللہ دتہ'' اور پھر اندر جا کر تحفہ دیا۔ الغرض اس کی کنیت بھی بہت مبارک تھی مگر نام اور دوسرا لفظ اگرچہ پنجابی زبان کا تھا مگر بڑا ہی جامع اور بلیغ تھا۔ اس طرح شمس کو ہم نے مغرب سے طلوع ہوتے دیکھا اور اس نے فی الواقعہ ایسی خدمات دین حق کی کیں جو رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی۔

قارئین کرام کہیں یہ نہ سمجھ لیں کہ پہلی نسل میں صرف وہی لوگ تھے جن چند کا اوپر ذکر کیا اور کہ دوسری نسل میں یہ تین ہی تھے۔ یہ ایک حسین گلدستہ تھا جس میں بیشمار حسین اور خوشبودار پھول تھے ایک ہی باغ سے وہ چنے گئے تھے ہر ایک کی رنگ وبو الگ الگ تھی۔ وہ ایک ہی مالا کے منکے تھے۔ اگرچہ وہ مختلف اقوام بلکہ مختلف ممالک سے وہاں اکٹھے ہوئے تھے مگر تھے سب یک جان اور سبھی رو بخدا۔ کوئی افغانی تھا تو کوئی بلندی ہند کا رہنے والا کوئی مشرق سے آیا تو کوئی مغرب سے کوئی شمال سے آیا تو کوئی جنوب سے۔ ان کا تنوع بھی حسین اور دلکش اور دلربا اور بظاہر رنگ برنگی مگر اصل یکرنگی جو بے مثل تھی۔ انہیں دیکھ کر ایک پرکیف مسرت اور شادمانی روح وجسم پر چھا جاتی تھی۔ یہ سب ایثار اور اخلاص کے بلندترین مینار پرضوفگن تھے۔

اس بستی کے سردار کی انکساری اور عاجزی اور تقویٰ شعاری قادر کریم کو ایسی بھا گئی کہ جونہی اس نے اپنے رب قدیر کے حضور سجدہ ریز ہو کر مناجات کیں تو اسے قم کا اذن کیا ملا کہ یہ منہ سے نکلا جو لفظ کہ صرف دو حروف ''ق'' اور ''م'' پر مشتمل ہے تو کئی مردے زندہ ہو گئے۔ اور یہ کوئی قصہ کہانی نہیں۔ قصہ کہانیوں سے تو اس بستی والے کو دلی نفرت تھی۔ بلکہ ایسے واقعات قریہ قریہ اور ملک بہ ملک رونما ہوئے اہل نظر نے ان کا خود مشاہدہ کیا اور ان کی حقانیت پر اللہ کی قسم کھائی جا سکتی ہے۔ یہ وہ واقعات ہیں جن کو پڑھ کر اور سن کر وجدان درود پڑھنے لگتا ہے اور ان کا ذکر دل میں حشر اٹھا دیتا ہے۔

اس بیان کی ایک اور پختہ اور محکم دلیل یہ بھی ہے کہ یہ سلسلہ اس بستی کے سردار کی وفات کے ساتھ منقطع نہیں ہو گیا بلکہ مسلسل جاری رہا۔ اور آج بھی اسی طرح رواں دواں ہے جس طرح 19ویں صدی کے آخری سالوں میں جاری ہوا تھا۔ اور پھر یہ چشمہ مسلسل بعد میں آنے والے تینوں ادوار میں جاری رہا اور آج بھی جو اکیسویں صدی کا دوسرا سال ہے یہ حیات بخش چشمہ شیریں آج بھی رواں ہے گو کیفیت اور کمیت کا فرق ایک قدرتی امر ہے۔

تسلیم کہ آج ہمارا سردار ہمارا آقا دور بہت دور جا رہنے پر مجبور ہے گو یہ بُعد مکانی کا تیر نیم کش قلب وجگر کو چھید چکا ہے۔ اور مجبوری حالات نے ہم سے وہ میٹھے بول بولنے والا اور خرد کے موتی رولنے والا اور بوئے گل کو تولنے والا چھین لیا ہے۔ گو اللہ تعالیٰ نے ہم غریبوں اور مجبوروں پر ترس کھا کر اپنے فضل ورحم سے اس کی ایمان افروز باتیں سننے اور دیدار کرنے کا بندوبست تو کر دیا ہے اور اس کے لئے ہم قادر وقدیر آسمانی آقا کا جتنا شکر بجالائیں کم ہے کہ ہجر میں بھی وصل کے مزے لے رہے ہیں۔ گو اس معصوم بچی کی بات بھی نہیں بھولتی کہ وہ بھی عین حق ہے کہ ہمارا یہ محبوب ومطلوب اس شیشے کی سکرین سے باہر کیوں نہیں آ جاتا۔ یوں بھی عالم روحانیت کے تقاضے مختلف ہیں اور ان کی شناخت اس کو ہوتی ہے جس کے دل ودماغ کو آسمانی سورج کی کرن نے روشن کیا ہو۔ ایک دانشور نے سچ کہا تھا کہ تمہارا مرشد اتنی دور بیٹھا اپنے مرید کو اپنی توجہ میں رکھتا ہے۔ اور اس کے یہ فاصلوں کی دوریاں کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ دیکھا نہیں کہ کونجیں ناروے میں انڈے دے کر سرد موسم میں لاہور آ جاتی ہیں اور لاہور اور ناروے کے طویل فاصلے کے باوجود یہ طیور ناروے میں پڑے اپنے انڈوں کو اپنی توجہ اور محبت سے گرم رکھتے ہیں۔ اسی طرح ایک مرد حق اللہ کے فضل سے اپنے غلاموں سے بظاہر دور رہ کر ان کی تربیت بھی کر سکتا ہے اور اس کی دعائیں بھی انہیں پہنچتی رہتی ہیں جن کے لئے یہ فاصلے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

ہم میں سے بعض چار پشتوں سے بعض اس سے کم اس چشمہ شیریں سے فیض یاب ہو رہے ہیں اور اپنی روحانی تشنگی کو بجھا رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آسمان سے جو مائدہ نازل ہوا ہم نے اسے چکھا ہے تو اس کے تقاضوں کے مطابق اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کریں تا ایک نئی زمین پر اور نئے آسمان تلے ہمارا بسیرا ہو۔ اور ہم سب کو ہماری اولادوں کو محض اپنے رحم وکرم سے نہ کہ ہمارے کسی عمل کی وجہ سے اپنے عباد میں داخل فرما لے۔

این است کام دل اگر آید میسرم

لیکن اس کریم ابن کریم ابن کریم مرد خدا کے لئے سجدوں میں پڑ کر صحت وعافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رہنے کی مناجات کرتے رہیں کہ اس کا وجود ہمارے لئے ایک آیۂ رحمت اور دین حق کی ترقی اور غلبے کی روشن علامت ہے۔

وہ جو مہ وسال اس بستی میں گزرے وہی ساری اپنی پونجی ہے۔ وہ زمانہ یاد ہے اور گویا کل کی بات ہو کہ ایک چوک میں کھڑے ہیں سامنے بیت المبارک ہے۔ ہر طرف سے ملکوتی مخلوق آ رہی ہے ہر نسل اور ہر قبیلہ سے تعلق رکھنے والے گورے بھی اور کالے بھی سفید بھی اور سرخ بھی ہر علاقے اور سمت سے آنے والے سارے دنیاوی علائق توڑ کر۔ ساری دنیاوی تمناؤں سے خالی ہو کر اور سفلی خواہشات کے آنگن میں جھاڑو پھیر کر یہاں آ بسے تھے۔ اب یہ اللہ کے حضور حاضر ہونے کے لئے بیت مبارک میں جا رہے ہیں۔ گرمیوں میں چھت پر چٹائیاں بچھا کر شام وفجر کی نمازیں ادا ہوتی تھیں۔ اب سب کی آنکھیں شمالی جانب والے مکان کی طرف جمی ہوئی تھیں کہ یکا یک دروازہ کھلا اور وہ اللہ تعالیٰ کا محبّ صادق اور محبوب نمودار ہوا جس کے آنے کو لفظ نور کے تکرار سے بیان فرمایا گیا تھا۔ ''نور آتا ہے نور'' اور اس دروازے کے

کھلنے کے ساتھ ہی خوشبوؤں کی وہ لپٹیں ساتھ آتیں اور بیت مبارک پر ان منتظر اللہ والوں بلکہ ساری فضاؤں کو معطر کر دیتیں۔ ہم نے ممالک غیر میں بھی خصوصاً فرانس میں خوشبوؤں کو سونگھا اور خریدا بھی مگر خدا گواہ وہ نصف صدی قبل اس نور کے جلو میں جو خوشبو سونگھی وہ پھر کہیں دیکھنا اور سونگھنا نصیب نہ ہوئی۔ کیونکہ اس مرد خدا کو آسمانی عطر سے ممسوح کیا گیا تھا۔ اور عطر بھی وہ جو نور سے کشید کیا گیا تھا۔ آسمانی عطر سے کسی زمینی عطر کا کیا مقابلہ۔

یہ ایک بحر بیکراں ہے جسے کوزے میں بند کرنے کی کوشش اس بستی کے ملک صلاح الدین صاحب نامی ایک سرفروش نے بھی کی اور مکرم دوست محمد صاحب شاہد نے بھی مساعی جمیلہ شروع کر رکھی ہیں مگر بے شمار جانثاروں پر نازل ہونے والے سماوی انعامات کا ریکارڈ کرنا اتنا ہی محال ہے جتنا موسلادھار بارش کی بوندوں کا حساب کرنا نہ یہ ممکن ہے نہ وہ۔

اودھ کی شام بہت سہانی مشہور ہے اسی طرح صبح بنارس کے بہت چرچے ہیں مگر مجھ سے کوئی پوچھے تو اس بستی کی رعنائیاں اور رنگینیاں اور دلربائیاں لاجواب ہیں۔ کسی مسکن کی آرائش وزیبائش کا موجب اس کے در و دیوار نہیں ہوتے بلکہ اس کے ساکنین کی بلند کرداری خوئے دلنوازی بے نفسی تقویٰ شعاری اور عالی ظرفی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جن کے دل میں کوئی حرص نہ آنکھ میں کوئی ہوس۔

فلک کو برسوں بلکہ صدیوں گردش میں رہنا پڑتا ہے تب کہیں خاک کے پردے سے ایسے لوگ نکلتے ہیں۔ ہر چند کہ ایسے لوگ پیکر تو خاکی ہی رکھتے ہیں لیکن ان کی فکر اور سوچ افلا کی ہوتی ہے۔ تبھی اس بستی اور اس میں بسنے والوں کا نام چار دانگ عالم میں گونج رہا ہے۔ اور یہ بستی جتنی سطح زمین سے اوپر ہے اتنی ہی میرے سینے کے نہاں خانوں میں آباد ہے۔ اس میں ساڑھے تین سال بسر کئے اور حق یہ ہے کہ اگر مجھ سے کوئی میری عمر کے بارہ میں سوال کرے تو میری عمر یہی ساڑھے تین سال ہے جو ان گلی کوچوں میں گزارے کیونکہ وہی شب و روز میرے لئے سرمایہ حیات ہیں۔ باقی تو ماہ و سال یونہی کٹ گئے ان کا حساب کیا رکھنا۔

پنجابی کے صوفی شاعر پیر فضل حسین گجراتی سے بصد منت یہ شعر مستعار لیا ہے جو میری حالت کا فصیح و بلیغ بیان ہے۔

ایسے گردش چرخ نے چرخ چاہڑے
سب کیتیاں بیتیاں بھل گئیاں
ویلا مردیاں تیک اوہ یاد رہنائیں
جہڑا گزریا تیری دیوار تھلے

چودہ صدیوں کے خزانے کس کس طرح تقسیم ہوتے رہے اور خوش بختوں نے کس کس طرح ان سے جھولیاں بھری ہیں اب تک وہ خزائن بڑھتے ہی گئے ہیں اور لینے والے بھی سینکڑوں سے ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں اور اب کروڑوں میں شمار ہوتے ہیں ان کا بیان کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ ان کا ذکر جہاں چھوڑا جائے گا ادھورا ہی رہے گا۔

لیکن اس بستی کے سردار نے اس مقدس بستی کے جنوب میں اپنے پھلدار باغ کے ساتھ پاکیزہ روحوں کے لئے ایک بستان سرائے بھی قائم فرمائی تھی۔ کہنے کو تو وہ ایک شہر خموشاں ہے ایک قبرستان ہے مگر نہیں نہیں وہ تو ہیروں کی کان ہے۔ اور کیوں نہ ہو وہ اللہ کا چنیدہ بندہ بھی وہیں محو خواب ہے جس کا صدیوں انتظار رہا اور وہ آیا اور ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنا کر اور ایک روحانی انقلاب برپا کر کے 26 مئی 1908ء کو رخصت ہو گیا۔ بھیرہ سے ''دین حق'' کا ایک ''نور'' ابھرا تھا اور اب وہ بھی اپنے آقا کے پہلو میں آرام فرما رہا ہے۔ یہ زندہ جاوید روحوں کا ایک گلستان ہے۔ کیسی کیسی ہستیاں وہاں استراحت کر رہی ہیں۔ گو خوست کا شہزادہ اور دوسرے افغانی سرفروشوں کے جسم تو یہاں نہیں پہنچے مگر ان کی روحیں وہیں اپنے آقا کے قدموں میں موجود ہیں۔ اور ان کے پاک انفاس کی خوشبو وہاں پہنچ چکی ہے گو اجسام خاکی وہاں نہیں پہنچ پائے۔

جدھر دیکھیں انوار کی چادریں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ عبرت کدہ تو سکون کدہ اور راحت کدہ معلوم ہوتا ہے وہاں کوئی وحشت کا احساس پیدا نہیں ہوتا بلکہ دل میں ایک رشک پیدا ہوتا ہے کہ اے کاش ہمیں بھی دو گز زمین یہاں مل جائے۔

سکھ ایک سادہ لوح قوم مشہور ہے اور ان کے لطیفے عام ہیں۔ مگر ایک سکھ نے بہت کام کی اور عقل کی بات کی۔ اس نے کہا یہ تو سنتے ہیں کہ بھگت زندہ ہو یا فوت شدہ تو لوگ اس کی روحانیت سے مستفیض ہونے کے لئے اس کے پاس آیا کرتے ہیں مگر یہ مرزا صاحب عجیب بھگت ہے، اس میں اتنی کشش ہے کہ فوت شدگان بھی ساری دنیا سے یورپین ممالک سے بھی امریکن ریاستوں سے بھی اور افریقہ کے مختلف ممالک سے بھی اس کے پاس کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ مسلسل چل رہا ہے ختم ہونے کو نہیں آتا۔

اے کاش ہمیں بھی اہلیان جنت کے اس گروہ میں یا اس کے ظلی مقبرہ دار الہجرۃ میں ہی دو گز زمین مل جائے۔ خدائے غفور و رحیم سے بھاری امیدیں ہیں کہ ان مقدس روحوں کے قرب میں ہمارا بھی آخر ٹھکانہ ہو گا۔ سیدنا حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول صادق ہماری ہمت اور امید بڑھاتا ہے کہ

المرء مع من احب

> وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔
> (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

بے کاری کی زندگی انسان کو بالکل نکما کر دیتی ہے

میرے نزدیک بیکار رہنا خودکشی کے مترادف ہے

روزگار اور تجارت کرنے کے بارہ میں حضرت مصلح موعود کے ارشادات

(دین) قطعاً یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کوئی انسان نکما رہے ہر شخص کو کچھ نہ کچھ کام کرنا چاہئے مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے ہزاروں افراد نکمے بیٹھے رہتے ہیں اور جب ان سے پوچھو تو کوئی نہ کوئی عذر پیش کر دیتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کوئی ملازمت نہیں ملتی، کبھی کہہ دیتے ہیں تجارت کرنا چاہتے ہیں مگر روپیہ نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان تجارت کرنا نہیں جانتے وہ بڑا سرمایہ چاہتے ہیں۔ نہ انہیں وہ مل سکتا ہے اور نہ کام کر سکتے ہیں۔ لیکن ہندو تھوڑے سے تھوڑے سرمایہ سے تجارت شروع کر دیتے ہیں اور پھر کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو اپنے اس طریق عمل کی اصلاح کرنی چاہئے، اپنا رویہ بدلنا چاہئے اور ہر حال میں بے کاری سے بچنا چاہئے۔ میرے نزدیک بیکار رہنا خودکشی کے مترادف ہے کیونکہ ایک سال بھی جو بے کار رہا اسے اگر کوئی عمدہ ملازمت مل جائے تو بھی اس میں کامیاب نہ ہو سکے گا کیونکہ بے کاری کی زندگی انسان کو بالکل نکما کر دیتی ہے اور کوئی کام کرنے کی ہمت باقی نہیں چھوڑتی۔ اس حالت سے بچنے کے لئے چاہئے کہ خواہ کوئی بی۔اے ہو یا ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ہو یا بیرسٹر ہو یا ولایت کی کوئی اور ڈگری رکھتا ہو اگر اسے کوئی ملازمت نہیں ملتی یا حسب منشاء کام نہیں ملتا تو وہ معمولی سے معمولی کام حتیٰ کہ ایک جگہ سے مٹی اٹھا کر دوسری جگہ پھینکنا ہی شروع کر دے لیکن بے کار اور نکما ہرگز نہ رہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھے گا، خواہ وہ کام کتنا ہی معمولی ہو تو اس سے امید کی جا سکے گی کہ مفید کام کر سکے گا۔

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اپنے علاقہ کے احمدیوں کے متعلق تحقیقات کریں ان میں سے کتنے بے کار ہیں اور پھر انہیں مجبور کریں کہ وہ کوئی نہ کوئی کام کیا کریں۔ لیکن اگر وہ کوئی کام نہ کر سکیں تو انہیں قادیان بھیج دیا جائے تا کہ یہاں آ کر وہ آنریری کام کریں۔ جب تک یہ حالت نہ ہو کہ ہماری جماعت کا کوئی انسان بے کار نہ ہو، اس وقت تک جماعت کی اقتصادی حالت درست نہ ہو گی۔

کسی شخص کو کوئی کام کرنے میں کسی قسم کی عار نہیں ہونی چاہئے مسلمانوں میں یہ کتنی خوبی کی بات تھی کہ ان کے بڑے بڑے بزرگوں کے نام کے ساتھ لکھا ہوتا ہے رسی بٹنے والا یا ٹوکریاں بنانے والا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے علماء اور امام عملاً کام کرتے تھے اور کام کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ تجویز کی تھی کہ ایک کلب بنائی جائے جس کا کوئی ممبر راج کا، کوئی معمار کا، کوئی لوہار کا کام کرے تا کہ اس قسم کے کام کرنے میں جو عار سمجھی جاتی ہے وہ لوگوں کے دلوں سے نکل جائے اب بھی میرا خیال ہے کہ اس قسم کی تجویز کی جائے۔

پھر جہاں میں یہ کہتا ہوں کہ ہماری جماعت کا ہر ایک فرد کام کرے۔ جو بے کار ہے وہ اپنے لئے کام تلاش کرے اگر کوئی اعلیٰ درجہ کا کام نہیں ملتا تو ادنیٰ سے ادنیٰ کام کرنے میں بھی عار نہ سمجھے اگر دوست ایسا کریں تو دیکھیں گے کہ جماعت میں اتنی قوت اور طاقت پیدا ہو جائے گی کہ کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا وہاں دوسری طرف میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے جو لوگ ملازم ہیں، انہیں چاہئے کہ دوسروں کو ملازم کرائیں، جو تاجر ہیں انہیں چاہئے دوسروں کو تجارت کرنا سکھائیں، جو پیشہ ور ہیں انہیں چاہئے دوسروں کو اپنے پیشہ کا کام سکھائیں۔ یہ صرف دنیوی طور پر عمدہ اور مفید کام نہ ہو گا بلکہ دینی خدمت بھی ہو گی اور بہت بڑے ثواب کا موجب ہو گا۔

ایک طریق کام چلانے کا وہ بھی ہے جو بوہروں میں رائج ہے ان میں سے اگر کوئی بے کار ہو جائے تجارت نہ چلتی ہو اور اس کے پاس سرمایہ نہ ہو، تو بوہرے اس طرح کرتے ہیں کہ پنچائت کر کے فیصلہ کر دیتے ہیں فلاں چیز فلاں کے سوا اور کوئی نہ بیچے۔ دوسرے دکاندار وہ مال اسے دے دیں گے۔ مثلاً دیاسلائی کی ڈبیاں ہیں جب یہ فیصلہ کر دیا جائے کہ فلاں کے سوا اور کوئی دیاسلائی کی ڈبیاں نہ بیچے تو جتنے بوہروں کے پاس یہ مال ہو گا وہ سب اس کو دے دیں گے اس طرح اس کا کام چل جاتا ہے مگر اس کے لئے بڑی جماعت کی ضرورت ہے۔ جہاں چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہوں وہ اس طرح کر سکتی ہیں کہ ایک دکان کھلوا دی جائے اور یہ عہد کر لیا جائے کہ تکلیف اٹھا کر بھی سب کے سب اسی سے سودا خریدیں گے۔ (اہل دین) میں تجارت کبھی ترقی نہ کر سکے گی جب تک وہ اس قسم کی پابندی اپنے اوپر عائد نہ کریں گے۔ ہماری جماعت اگر اس طریق کو چلائے تو بیسیوں لوگ تاجر بن سکتے ہیں۔

(بعض اہم اور ضروری امور ''انوار العلوم'' جلد 12 صفحہ 583)

ماں - ایک عظیم نعمت - تاریخ ان ماؤں کو بھلا نہیں سکتی

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

ماں، محبت بھی، شفقت بھی - پیار بھی، لطف و کرم بھی سہارا بھی، دلجوئی بھی - ہم حیران، تو وہ فکرمند، ہم مشکل میں تو وہ سراپا التجا و دعا - ایک شفقت کا ہاتھ ہمیشہ ہمارے سر پر - ایک دعا کا سہارا ہمیں ہر دم حاصل - ایک ایسا وجود جس سے پھوٹتا ہوا نور، جس کے لبوں سے نکلتی ہوئی دعائیں، جس کی اللہ کے حضور التجائیں ہماری ممد و مددگار - ماں پیار ہی پیار، جس پہ آپ ہی پیار آ جائے - آیئے دیکھتے ہیں اس محترم ہستی کے متعلق کیا لکھا گیا ہے -

''بچہ کی مربی اور معلم دراصل اس کی ماں ہے'' -
(تربیتی مضامین حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

''ہر وہ ماں جو بچے کو صرف پیار نہیں دیتی بلکہ شروع ہی سے اس کے اندر انصاف پیدا کرتی ہے، اس کے اندر توازن پیدا کرتی ہے، وہ حقیقت میں مستقبل کے لئے ایک جنت پیدا کر رہی ہوتی ہے''
(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

''جنت ماؤں کے پاؤں کے نیچے ہے، تو مراد یہ نہ تھی کہ ہر ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہی جنت ہے - مراد یہ ہے کہ اگر جنت مل سکتی ہے تو ایسی ماؤں سے مل سکتی ہے جو خود جنت نشان بن چکی ہوں -'' (ایضاً)

یہ تو ہوئیں بزرگوں، دانشوروں کی باتیں - بڑی پر حکمت - ان اقوال میں ایک ماں، ایک پیاری، پیار کرنے والی ہستی تو جھلکتی نظر آتی ہے لیکن اصل مزہ تو ایسی ہستی سے ملاقات میں ہے - اس لئے آیئے ایک ماں سے ملاقات کرتے ہیں:

تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں تو کئی ہستیاں، کئی پیکر صبر و وفا، کئی پیارے وجود، قربانی کرنے والی مائیں ان صفحات میں جھلکتی دکھائی دیں گی - حضرت آمنہ اپنے لال پرواری ہوتی ہوئی نظر آئیں گی - حضرت موسیٰؑ کی والدہ محترمہ ان کے لئے پریشان اور ان کی محبت میں کھچی چلی جاتی دکھائی دیں گی - حضرت مریم ایک اور اللہ کے پیارے کو ترچھی نظروں سے بچاتی ہوئی اپنی محبت کے دامن میں چھپاتی ہوئی، ایک عظیم پیغمبر کے ساتھ ساتھ جاتی نظر آئیں گی - مگر ایک اور ماں، ایک عظیم قربانی کرنے والی، دردمند دل رکھنے والی، اعلیٰ تربیت کرنے والی ماں، بھی تاریخ کے اوراق میں ملے گی - یہ ہیں حضرت ہاجرہ - آیئے ایسی عظیم ہستی، اس مثالی ماں سے ملیں - میرا قلم لڑکھڑا رہا ہے کہ شاید ایسے شاندار وجود سے پوری طرح متعارف نہ ہونے کی بنا پر حقیقی تصویر کشی نہ کر سکے - مگر یہی قلم اکسا بھی رہا ہے کہ لکھوں کچھ ضرور - حضرت ابراہیمؑ کی بیوی ہاجرہ کتنی نیک، کتنی متوکل، کتنی تقویٰ اللہ کی صفت سے مزین، کتنی اعلیٰ تربیت کی حامل، کتنی تابعدار اور وفا شعار تھیں، اس کی تائید اس واقعہ سے ملتی ہے جو حضرت اسمٰعیلؑ کی پیدائش کے کچھ دیر بعد ہی ہوا - حضرت سارہ کسی بات پہ ناراض ہو کر حضرت ہاجرہ کی موجودگی کو برداشت نہ کر سکیں - اس پر حضرت ابراہیمؑ سینکڑوں میلوں کا سفر اختیار کر کے وادیٔ بلہ میں حضرت ہاجرہ اور ننھے اسمٰعیل کے ساتھ پہنچ جاتے ہیں - ایک بیابان، چٹیل میدان، نہ کوئی درخت نہ مکان، نہ چھت، نہ ٹھکانہ، نہ چرند نہ پرند، نہ انسانی شکل دکھائی دے نہ کوئی آبادی نظر آئے، نہ کھانے کا سامان نہ کوئی پینے کی صورت - مگر حضرت ابراہیمؑ اپنی بیوی اور معصوم بچے کو اس لق و دق صحرا میں چھوڑے چلے جاتے ہیں - اب ذرا ملاحظہ کیجئے اس بی بی کی اعلیٰ تربیت کا مظاہرہ، توکل علی اللہ کا ایک رنگ، نہ کوئی گلہ نہ شکوہ - نہ سوکن پہ غصہ، نہ حرف شکایت - فقط اتنا پوچھتی ہیں - ''مجھے یہاں کیوں چھوڑے جا رہے ہیں؟'' حضرت ابراہیمؑ بھی ایک سخت پریشانی کے عالم میں، آنکھوں میں آنسو جھلکتے ہوئے، گلا رندھا ہوا، گلوگیر آواز میں کچھ کہنے کی کوشش میں ناکام، آسمان کی طرف انگلی اٹھا دیتے ہیں - اور یہ نیک، متوکل، تقویٰ اللہ کی نعمت سے معمور بی بی فقط اتنا ہی کہتی ہیں - ''اگر اللہ کا حکم ہے تو پھر آپ بے شک جائیں - اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا -'' کتنی شاندار تربیت ہے اس بی بی کی - نہ اف کرتی ہیں، نہ شکایت، نہ روتی ہیں! نہ کل کی فکر سے پریشان ہوتی ہیں - کیا توکل ہے: اگر اللہ کا حکم ہے تو وہ ضائع نہیں کرے گا - نہ کوئی فرمائش کہ کل کیا کھائیں گے - ہماری حفاظت کیسے ہو گی - پانی کہاں سے ملے گا - فقط اتنا کہتی ہیں کہ اگر اللہ کا حکم ہے تو سر تسلیم خم - نہ فکر فردا، نہ کل کی سوچ - اللہ کرے گا کوئی نہ کوئی سامان - توکل کا اعلیٰ مقام - کیا ایک عام انسان اس لق و دق ریگستان میں، اس بیچارگی اور درماندگی کے عالم میں، ایسے صبر و شکر کا مظاہرہ کر سکتا ہے؟ مگر وہ نہ اف کرتی ہیں، نہ فریاد، اعلیٰ تربیت کا نہایت اعلیٰ مظاہرہ - یقیناً ایسی ماں اپنے بچے کے قلب پہ بھی ایسی ہی تصویر بنائے گی -

ایک بیوی نے اللہ کے لئے اور اپنے خاوند کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچھ برداشت کر لیا مگر اپنے بچے کے ساتھ ماں کا تعلق کچھ ایسا ہوتا ہے کہ ایک صابر و شاکر ماں بھی بچے کی تکلیف پہ تڑپ اٹھتی ہے - پریشان ہو جاتی ہے - مضطرب ہو جاتی ہے اور یہی حال بی بی ہاجرہ کا ہے جس کا بچہ پیاس سے بلک رہا ہے - تڑپ رہا ہے - ایک ماں کیسے برداشت کر سکتی ہے اپنے بچے کی تکلیف - اسے کچھ سوجھ نہیں رہا کہ وہ کیا کرے - پریشانی کے عالم میں وہ بھاگ پڑتی ہے کبھی صفا پہ چڑھ جاتی ہے اور کبھی مروہ کی چوٹی پہ - شاید کوئی قافلہ نظر آ جائے - شاید کوئی پانی ملنے کی سبیل ہو جائے - ایک اضطراب، ایک دوڑ، اور محرک اس دوڑ کی بچے کی محبت، بچے کی پریشانی، بچے کی ایک احتیاج، ماں بے قرار ہو کے مجنونانہ چکر کاٹنے لگ جاتی ہے - وہی ماں جس نے ایک بے آب و گیاہ جگہ میں بغیر کسی ظاہری آسرے اور سہارے کے - ہر خوف و خطر سے بے پرواہ ہو کر بالکل تن تنہا اس غیر آباد جگہ میں رہنا منظور کر لیا تھا مگر اب اس صابر و شاکر ماں سے اپنے بیٹے کی بے بسی دیکھی نہیں جاتی - وہ بے تحاشا ایک پہاڑی سے دوڑ کر دوسری پہاڑی پہ جاتی ہے - یہ دوڑ کیا ہے؟ ماں کی بے پناہ محبت کا اظہار - بچے کے دکھ میں شرکت کا ایک پر جوش مظاہرہ - آسمانوں سے اللہ میاں بھی یہ نظارہ دیکھ رہا تھا - اس کو بھی ایک مضطرب ماں کی محبت کی یہ ادا ایسی پسند آئی کہ اس نے لازم قرار دے دیا کہ وہ جو اللہ کی محبت کا دعوے کرے یا اس کا متلاشی ہو اسے بھی عشق و مستی کا ایسا ہی اظہار، ایسی ہی کوشش، ایسی ہی بھاگ دوڑ، ایسی ہی سعی کرنی ہو گی - اور آج کسی حاجی کا حج مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ عشق کی وارفتگی کا ایسا بھرپور مظاہرہ نہ کرے - ایک ماں نے محبت کے اظہار کی ایک شاندار مثال قائم کر دی اور آنے والی نسلوں کو حضرت ہاجرہ کے نقش قدم پہ چلنا ضروری قرار دے دیا گیا - یہ تھا ماں کی محبت کا ایک دلفریب مظاہرہ جس پہ اللہ تعالیٰ نے قبولیت کی مہر لگا کے اسے دوام بخشا - ماں یقیناً محبت ہے اور محبت بھی ایسی کہ آسمان تک کو ہلا دے - کتنی قوت ہے اس محبت میں، کیا تاثیر ہے اس جذبہ کی!

ماں کی محبت نے ایک چشمہ کو جنم دیا جس نے نہ صرف ایک پیاسے بچے کی پیاس بجھائی بلکہ آج لاکھوں کی پیاس بجھا رہا ہے - وقت گزرتا گیا - ایک آبادی وجود میں آ گئی - حضرت اسمٰعیلؑ نہ جانے کن حوادث، کن مشکلات میں سے گزرے مگر اپنی والدہ محترمہ کی شفقت اور محبت کے حصار میں محفوظ، ان کی تربیت کی روشنی میں نکھرتے ہوئے، بچپن کی مسافتیں طے کرتے چلے گئے - تقریباً 13 سال کے ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے - اس چھوٹے سے خاندان پہ آزمائش کی ایک اور گھڑی آن پہنچی - پہلے سے کہیں کڑی، کہیں سخت، حضرت ابراہیمؑ نے ایک ایسا خواب دیکھا جو باپ کی بھی آزمائش اور بیٹے کی اس سے بڑی آزمائش کا تقاضا کرتا - ابو الانبیاء حضرت ابراہیمؑ کب گوارا کر سکتے تھے کہ اللہ کی طرف سے ایک اشارہ ملے، خواہ ہلکا سا ہی کیوں نہ ہو، اور وہ مکمل اطاعت کا مظاہرہ نہ کریں - لیکن بیٹا، جس کا امتحان بہت ہی کڑا تھا، وہ بھی اس میں کامیاب ہوا - نہ چون و چرا نہ خوف نہ ڈر - نہ حیل نہ حجت - سعادت مند بیٹا اپنی جان پیش کرنے کو تیار - ''میرے باپ! وہی کر جو تجھ سے خدا تعالیٰ نے کہا ہے'' جان عزیز نہیں - والد محترم کی تابعداری لازم اور اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقدم - سعادت مندی کا اعلیٰ مظاہرہ - تقویٰ اللہ کا شاندار نمونہ - مگر سوال یہ ہے کہ یہ کیسے ممکن ہوا؟ ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں: ع

''سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی؟''

اس سوال کے متعلق ایک بات تو یہ کہ یہ صرف آداب فرزندی کا مظاہرہ نہیں تھا - بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی ایک بے مثل مثال - اشارہ تو اللہ کی طرف سے تھا جسے گو پہنچایا والد محترم نے لیکن جان تو اللہ کو پیش کی جا رہی ہے - تقویٰ کے اعلیٰ مقام پہ فائز یہ اللہ کا بندہ سر تسلیم خم کر دیتا ہے، مگر اصل بات تو پھر رہ گئی - یہ جذبہ پیدا کس نے کیا؟ اس مقام تک پہنچایا کس کی تربیت نے؟ اقبال اسے مکتب کی کرامت کہتے ہیں - مگر یہ مکتب تھا کونسا؟ یہ مکتب تھا مادر محترمہ کی تربیت گاہ - وہ عظیم ماں جنہوں نے اللہ کا حکم بے چون و چرا مانا - جنہوں نے تقویٰ کا بے مثل مظاہرہ کیا وہی تصویر صبر و رضا اپنے بچے کے قلب پر بھی نقش کر گئیں اللہ کی اطاعت اور اس سے محبت کی لَو اپنے فرزند کو بھی لگا گئیں - وہ اس سانچے میں اپنے چہیتے کو بھی ڈھال گئیں - ایک خوف خدا رکھنے والی، اللہ سے بے پناہ محبت کرنے والی - اللہ کی اطاعت میں اپنے سب غم بھول جانے والی ماں کی تربیت گاہ کا ایک اعلیٰ نمونہ - ماں کی تربیت کا ایک شاہکار - ایسی اطاعت یقیناً ماں کے چشمۂ فیض کا ایک کرشمہ - درس محبت کا ایک رنگ - تربیت و اصلاح کا ایک شاہکار - بیٹا بھی عظیم اور ماں بھی ایک عظیم ماں!

> ربوہ میں ایک مہمان کو اگر کانٹا بھی چبھ جائے تو ہمارے لئے بڑے دکھ اور شرم کی بات ہوگی
>
> (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

حضور انور کی ہدایت کی روشنی میں

بینن میں پہلے احمدیہ فٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد

فائنل میچ کو دس ہزار سے زائد افراد نے دیکھا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں نوجوانوں کی کھیلوں کے ذریعہ تربیت کے انتظام کے لئے فٹ بال ٹورنامنٹ کا آغاز کیا گیا ہے- افریقہ کا مقبول ترین کھیل فٹ بال ہے- سب سے پہلے بینن کے کولنز ریجن میں مکرم اصغر علی بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے ٹورنامنٹ کروانے کا اہتمام کیا اور اس کے لئے توئی (Toui) گاؤں کا انتخاب کیا گیا- یہ گاؤں دارالحکومت کوتونو سے پاراکو (Parakou) اور پھر نائیجر اور برکینا فاسو جانے والی شاہراہ کے کنارے کوتونو سے 350 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقعہ ہے- اس علاقے کے بادشاہ اور امام اور گاؤں کی اکثریت احمدیت میں داخل ہو چکی ہے-

مورخہ 6/ مارچ 2002ء کو ٹورنامنٹ کا افتتاح علاقہ کے سو پریفے (یہ اسسٹنٹ کمشنر کے برابر عہدہ ہے) نے کیا۔ انہوں نے انتظامات کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا- ٹورنامنٹ میں علاقے کی 16 بہترین ٹیموں نے شرکت کی- ناک آؤٹ سسٹم پر میچز ہوئے اس موقع پر احمدی ڈاکٹر مکرم مبارک احمد آغا صاحب نے تین روز تک میڈیکل کیمپ لگا کر ابتدائی طبی امداد اور طبی سہولیات علاقے کے لوگوں کو فراہم کیں-

مورخہ 10/ مارچ کو فائنل میچ تھا- بینن کے بادشاہوں کی روایتی آرگنائزیشن کے صدر پاراکو کے بادشاہ جو خدا کے فضل سے احمدی ہیں نیز ایک اور احمدی بادشاہ اپنے وفد کے ہمراہ آئے جماعت بینن کے ہیڈ کوارٹر پورتونوو سے ایک پچاس رکنی وفد امیر جماعت احمدیہ بینن مکرم حافظ احسان سکندر صاحب کی قیادت میں یہاں پہنچا- الاڈا کے بادشاہ کی ملکہ بھی اس وفد میں شامل تھیں- اختتامی تقریب کی صدارت امیر صاحب بینن نے کی جبکہ مہمان خصوصی بینن کے وزیر کھیل جناب ولانٹین اے ہود تھے- فائنل میچ دیکھنے والوں کی تعداد دس ہزار سے زائد تھی- اخبارات و رسائل میں خصوصی کوریج دی گئی- علاقائی ریڈیو اسٹیشن باقاعدہ خبریں نشر کرتا رہا- فائنل میچ کی Live کمنٹری ریڈیو پر نشر ہوئی- وزیر کھیل نے اپنے خطاب میں انتظامات کو سراہا اور مسرت کا اظہار کیا اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا- جماعت احمدیہ کی شہرت اور تعارف کا علاقے میں اضافہ ہوا- اللہ کے فضل سے یہ ٹورنامنٹ انتہائی کامیاب رہا-

(الفضل انٹرنیشنل 10/ مئی 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 34202 میں سعید احمد ولد چوہدری محمد افضل قوم جاٹ پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت 1986ء ساکن بٹور ہنج ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/2940 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد سعید احمد ولد چوہدری محمد افضل گجرات حال ربوہ گواہ شد نمبر 1 رفیع اللہ احمد ولد عطاء اللہ وصیت نمبر 26056 گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد ولد سردار علی وصیت نمبر 31726

مسل نمبر 34203 میں ناصرہ پروین بنت منظور احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 27-8-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی زیورات وزنی 4.608 گرام مالیتی -/3000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ .... منظور فرمائی جاوے- الامۃ ناصرہ پروین بنت منظور احمد دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مجیب احمد طاہر ابن مکرم مقبول احمد ذبیح وصیت نمبر 26382 گواہ شد نمبر 2 منظور احمد ولد چوہدری اللہ رکھا دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر 34204 میں غلام ظہراں جوئیہ زوجہ محمد شفیع جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26 ایم بی چک ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 10-4-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زرعی زمین بارانی واقع نور پور تھل مالیتی -/60000 روپے- 2- حق مہر -/125 روپے- 3- طلائی زیورات وزنی ایک تولہ مالیتی -/6050 روپے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ غلام ظہراں جوئیہ زوجہ محمد شفیع جوئیہ تلہڑ بالی ضلع خوشاب گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ خان ولد شیر خان جوئیہ تلہڑ بالی ضلع خوشاب گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ ولد شیر خان جوئیہ تلہڑ بالی ضلع خوشاب

مسل نمبر 34205 میں ارشاد عالم آفتاب ولد عالم دین قوم گل پیشہ سرکاری ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رچنا ٹاؤن شاہدرہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 18-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- مکان برقبہ 5 مرلے واقع گلی نمبر 7 رچنا ٹاؤن شاہدرہ لاہور مالیتی -/650000 روپے- 2- پلاٹ برقبہ 4 مرلے واقع تاج باغ سکیم لاہور مالیتی -/277000 روپے- کل -/927000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد ارشاد عالم آفتاب ولد عالم دین شاہدرہ لاہور گواہ شد نمبر 1 اقبال احمد نجم وصیت نمبر 16669 گواہ شد نمبر 2 حافظ محمد نصر اللہ جان وصیت نمبر 31289

مسل نمبر 34207 میں محمد فخر الدین اکبر قریشی ولد محمد اشرف شاکر قوم قریشی پیشہ لائف انشورنش + ٹیوشن عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوچ شریف ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 2-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت کمیشن مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد فخر الدین اکبر قریشی ولد محمد اشرف شاکر اوچ شریف گواہ شد نمبر 1 محمد اعظم طاہر سیکرٹری مال اوچ شریف گواہ شد نمبر 2 عبد الرشید وصیت نمبر 30911

مسل نمبر 34208 میں عائشہ صدیقہ شاہد زوجہ محمد ادریس شاہد قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ھیسن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 8-12-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- حق مہر -/6000 جرمن مارک - 2- طلائی زیورات وزنی 205 گرام مالیتی -/6500 جرمن مارک- اس وقت مجھے مبلغ -/150 مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد عائشہ صدیقہ شاہد زوجہ محمد ادریس شاہد ھیسن جرمنی گواہ شد نمبر 1 عبد الشکور اسلم خان ولد محمد ظہور خان جرمنی گواہ شد نمبر 2 عبد السمیع ولد عبد الحق جرمنی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

ریورٹ علمی و ادبی مقابلہ جات

پرائمری سکولز نظارت تعلیم ربوہ

مورخہ 8 جون 2002ء کو نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے زیر انتظام ربوہ میں واقع پرائمری سکولز کے سالانہ علمی و ادبی مقابلہ جات کروائے گئے- ان مقابلہ جات میں شریک تین سکولز یعنی بیوت الحمد پرائمری سکول بیوت الحمد کالونی، مریم پرائمری سکول دارالنصر وسطی اور عائشہ پرائمری سکول احمد آباد سانگرہ کے درمیان مندرجہ ذیل مقابلہ جات رکھے گئے-

1- تلاوت قرآن پاک- حسن قرأت 2- نظم 3- اردو تقریر 4- کوئز پروگرام (دینی معلومات)

اس پروگرام کی مہمان خصوصی محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تھیں- مقابلہ جات کے اختتام پر مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والی بچیوں میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح فرمائیں-

ان مقابلہ جات میں سب سے زیادہ یعنی 7 انعامات حاصل کرنے پر بیوت الحمد پرائمری سکول علمی و ادبی مقابلہ جات 2002ء کی ٹرافی کا حقدار قرار پایا- جبکہ عائشہ پرائمری سکول سانگرہ 5 انعامات کے ساتھ دوسرے نمبر رہا-

سالانہ علمی و ادبی مقابلہ جات کروانے کا یہ پہلا موقع تھا- آئندہ سال نظارت تعلیم کے ماتحت چلنے والے بیرون از ربوہ سکولز کو بھی شامل کیا جائے گا-

(نظارت تعلیم)

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نادار مریضوں کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج و معالجہ فراہم کرنے میں سرگرم عمل ہے- ہر سال ہزاروں افراد اس سہولت سے استفادہ کرتے ہیں- ملک میں مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے غریب اور مستحق افراد کا علاج و معالجہ کروانا ان کے بس میں نہیں رہا اور دوسری طرف ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے اس سہولت کو فراہم کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے-

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس مد میں دل کھول کر اپنے عطیات پیش کریں تا کہ ہسپتال میں آنے والا کوئی بھی مریض بغیر علاج و معالجے کے واپس نہ لوٹایا جائے- خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بے شمار برکتیں نازل فرمائے-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حبیب گل صاحب کو بطور نمائندہ الفضل لاہور کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے-

(1) اشتہارات کی وصولی

(2) ترغیب برائے اشتہارات

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے-

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اعلان دارالقضاء

(مکرم قمر احمد باجوہ صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری حسن دین باجوہ صاحب وغیرہ)

مکرم قمر احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری نورالدین صاحب باجوہ ساکن کوارٹرز درویشاں محلہ دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے دادا مکرم چوہدری حسن دین صاحب باجوہ درویش قادیان بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں- ان کے نام ایک پلاٹ نمبر 22/2 دارالیمن ربوہ برقبہ دس مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے- اس پلاٹ کا نصف حصہ میرے والد صاحب کا ہے (جو بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں) اور دوسرا نصف حصہ میرے چچا مکرم ظہور الدین صاحب بابر کا ہے- میری درخواست ہے کہ میرے والد صاحب کا حصہ میرے نام اور باقی نصف میرے چچا کے نام منتقل کر دیا جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے- جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ مجیدہ سلمیٰ صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری نورالدین صاحب باجوہ (بہو)

(2) محترمہ امۃ الحی کوثر صاحبہ دختر مکرم چوہدری نور الدین صاحب باجوہ (پوتی)

(3) مکرم قمر احمد باجوہ صاحب پسر مکرم چوہدری نور الدین صاحب باجوہ (بیٹا)

(4) چوہدری ظہور الدین بابر صاحب پسر مکرم چوہدری حسن دین باجوہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ضرور اعلان

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انسپکٹر الفضل جو ان دنوں ضلع راولپنڈی کے دورہ پر ہیں وہ فوری طور پر دفتری کام کے سلسلہ میں محترم مینیجر صاحب "الفضل" سے رابطہ کریں-

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

دھماکے کی مذمت بش انتظامیہ نے کراچی بم دھماکہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے- وائٹ ہاؤس کے پریس سیکرٹری ایری فلیشر نے کہا ہے کہ اس واقعہ کے بعد اب بش انتظامیہ اس بات کا جائزہ لے گی کہ پاکستان میں کتنا امریکی سفارتی عملہ رکھا جائے- دہشت گرد امریکیوں کو نقصان پہنچانے کیلئے کوئی بھی طریقہ اختیار کر سکتے ہیں- وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا کہ ہماری ہمدردیاں متاثرہ خاندانوں سے ہیں- دھماکہ کے وقت قونصلیٹ میں 28 امریکی افسر کام کر رہے تھے-

وائس آف امریکہ کا تبصرہ وائس آف امریکہ نے کراچی بم دھماکے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کراچی میں اس نوعیت کا یہ دوسرا واقعہ ہے اور گزشتہ دو ماہ میں پاکستان میں اپنی نوعیت کا تیسرا واقعہ ہے جس کو خودکش حملہ قرار دیا جا رہا ہے- یہ کہنا مشکل ہے کہ حملے میں کون لوگ ملوث ہیں مگر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ ان دھماکوں کے پیچھے مذہبی انتہا پسند گروپ ہو سکتے ہیں- جن کا تعلق القاعدہ سے ہو- پاکستان میں مذہبی انتہا پسند عام ہیں جو نہ صرف امریکہ کے خلاف بلکہ مشرف کی طرف سے امریکہ کی دہشت گردی کے خلاف جنگ پر بھی ناراض ہیں-

امریکہ کی مشرق وسطیٰ پالیسی پر عدم اطمینان جی ایٹ کے وزراء خارجہ کے اجلاس میں مشرق وسطیٰ کے بارے میں ایک موقف اختیار نہیں کر سکے- بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق وزراء خارجہ کی اکثریت امریکہ کی مشرق وسطیٰ پالیسی سے مطمئن نہیں- کینیڈا کے وزیر خارجہ نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ مشرق وسطیٰ امن کانفرنس اب ہو سکے گی- بی بی سی کا کہنا ہے کہ امریکہ پر فلسطینی ریاست کو تسلیم کئے جانے کے عمل کو آگے بڑھانے کیلئے دباؤ بڑھ رہا ہے-

روسی ہیلی کاپٹر پر حملہ چیچن مجاہدین نے ایک روسی ہیلی کاپٹر پر حملہ کر کے 10 فوجی ہلاک کر دیئے- ڈپٹی کمانڈر سمیت 6 زخمی ہوئے روس نے جھڑپوں میں 12 مجاہدین کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے-

فلسطینی ریاست کی یقین دہانی امریکی صدر بش نے سعودی عرب کو آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کی یقین دہانی کرائی ہے اور کہا ہے کہ خطے میں قیام امن کیلئے عالمی جج بلائے جائیں- اور آزاد ریاست کا آئین تیار کیا جائے- یہ باتیں انہوں نے واشنگٹن میں سعودی وزیر خارجہ سعود الفیصل سے ملاقات کے دوران کہیں-

دہلی کی پروازیں منسوخ جاپان کی قومی ایئر لائنز نے حالیہ کشیدگی کے باعث نئی دہلی جانے والی دو پروازیں منسوخ کر دی ہیں- اور کہا ہے کہ پاک بھارت کشیدگی میں خاتمے کے لئے مذاکرات کئے جائیں-

10 میرج طیارے بھارتی کابینہ نے انڈین فورس کیلئے فوری طور پر 10 میراج 2000 طیاروں کی خریداری کی منظوری دے دی ہے- ان میں چار طیارے سنگل سیٹر جبکہ باقی 6 ٹو سیٹر ہونگے- ان طیاروں میں جدید ترین الیکٹرانک ہتھیار اور ائیک سسٹم نصب ہیں-

مانیٹرنگ کی مخالفت چین نے پاک بھارت لائن آف کنٹرول پر امریکہ اور برطانیہ کے مشترکہ گشت اور مانیٹرنگ کی تجویز مسترد کرتے ہوئے اس پر بھارت اور پاکستان سے احتجاج کیا ہے-

کشمیر میں القاعدہ کی موجودگی کا امکان وائٹ ہاؤس کے ترجمان ایری فلیشر نے کہا ہے کہ کشمیر میں القاعدہ کی موجودگی خارج از امکان قرار نہیں دے سکتے- امریکی وزیر دفاع رمز فیلڈ نے القاعدہ کے حوالے سے عیاں اور چھپی ہوئی علامات پر مبنی عمومی اور مبہم بیان دیا تھا- انہوں نے کہا کہ وزیر دفاع رمزفیلڈ کا دورہ برصغیر کامیاب رہا- صدر بش نے تمام فریقوں پر زور دیا ہے کہ وہ خطہ میں بحران کو حل کرنے کے اقدامات کریں- جنوبی ایشیا کا خطہ بدستور دیرینہ مسائل سے گھرا ہوا ہے- یہاں کشیدگی موجود ہے-

اسرائیل دشمن تنظیموں کی حمایت امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ انقلاب اسلامی ایران کے لیڈر آیت اللہ خمینی کی تیرہویں برسی کی تقریبات میں دنیا کے بدنام ترین دہشت گردوں نے شرکت کی- وائس آف امریکہ نے امریکی ترجمان کے حوالے سے کہا ہے کہ ایران نے اسرائیل دشمن تنظیموں کی حمایت میں اضافہ کر دیا ہے-

فوج اور باغیوں میں گھمسان کی جنگ نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو سے 170 میل مغرب میں سرکاری فوج اور ماؤ نواز باغیوں کے درمیان تازہ جھڑپوں میں سو سے زائد باغی مارے گئے ہیں-

افغان لویہ جرگہ افغانستان میں لویہ جرگہ کا اجلاس ایک نازک مرحلے میں داخل ہو گیا ہے- جس میں نئی کابینہ کا انتخاب کیا جائے گا اور کوشش ہو گی کہ تمام اہم گروپوں یعنی شاہ پرستوں، پشتونوں، تاجکوں، ازبکوں، ہزاروں وغیرہ کو نمائندگی دی جائے تا کہ سب مطمئن ہوں ظاہر شاہ کے کزن ہمایوں واصفی نے کہا ہے کہ حامد کرزئی کی کامیابی کا انحصار ان کی کابینہ کی تشکیل پر ہے-

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
موٹاپے کا بہترین علاج
سفوف مہزل - سفوف جگر خاص - شربت بزوری تلخ
جسم اور پیٹ کی فالتو چربی آہستہ آہستہ تحلیل کرتے ہیں-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	17-جون	زوال آفتاب	1-09
سوموار	17-جون	غروب آفتاب	8-18
منگل	18-جون	طلوع فجر	4-20
منگل	18-جون	طلوع آفتاب	6-00

امریکی قونصل خانے پر خودکش حملہ-11 ہلاک عبداللہ ہارون روڈ کراچی پر امریکی قونصل خانے پر خودکش کار بم دھماکے میں حملہ آور سمیت 11-افراد ہلاک اور 47 زخمی ہو گئے-15 سے زائد گاڑیاں تباہ ہو گئیں- تاہم قونصل خانے کا کوئی اہلکار ہلاک نہیں ہوا- مرنے والے تمام افراد پاکستانی ہیں- قونصل خانے، دو بڑے ہوٹلوں اور وہاں قائم دکانوں کے شیشے اور دروازے تباہ ہو گئے- لاشوں کے ٹکڑے کئی فٹ تک پھیل گئے-

دھماکہ پاک امریکہ تعلقات خراب کرنے کی سازش ہے جنرل مشرف نے کراچی میں قونصلیٹ کے قریب بم دھماکے کو کھلی دہشت گردی قرار دیتے ہوئے واقعے میں ہونے والے جانی نقصان پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کیا ہے- صدر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ دہشت گردی کا یہ واقعہ پاکستان سے عالمی دہشت گردی کے خلاف بننے والے اتحاد میں شمولیت کی وجہ سے ہوا ہے اور اس میں وہ عناصر ملوث ہیں جو ملک کو عدم استحکام کا شکار کرنا چاہتے ہیں- صدر نے واضح کیا کہ جنگ جاری رکھیں گے-

پاکستان نے بھی بحری جنگی جہاز واپس بلا لئے بھارتی بحریہ کی واپسی کے بعد پاکستان نے بحیرہ عرب کے گہرے پانیوں میں تعینات جنگی جہازوں کو واپس بلا لیا ہے- فوج کے ایک ترجمان نے اے ایف پی کو بتایا کہ پاکستانی نیوی کے جہاز زمانہ امن کی پوزیشن پر واپس آنا شروع ہو گئے ہیں- اسلام آباد میں بھارت کے قائم مقام کمشنر کو وزارت خارجہ میں طلب کر کے حکومت پاکستان نے اس فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے-

عبدالستار کا استعفیٰ منظور صدر جنرل مشرف نے وزیر خارجہ عبدالستار کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے- سیکرٹری خارجہ انعام الحق آئندہ وزیر خارجہ کے تقرر تک قائمقام وزیر خارجہ کے فرائض انجام دیں گے-

امریکہ کے تمام سفارتی دفاتر بند امریکہ نے کراچی میں اپنے قونصل خانے پر خودکش حملے کے فوری بعد پاکستان میں اپنے تمام سفارتی مشن بند کر دیئے- ان میں اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ پشاور لاہور اور کراچی میں قونصل خانے شامل ہیں-

حکومت نے اقدامات کیوں نہیں کئے عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس نے ربا کیس کی سماعت کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ آئین کو بنے ربع صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے- سود سے پاک معیشت تشکیل دینے کیلئے کیا حکومت کے پاس 25 سال کا عرصہ ناکافی تھا؟ حکومت نے اس دوران کیوں مناسب اقدام نہیں کیا- انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 38 ایف کے تحت ربا کو جلد از جلد ختم کرنا ضروری تھا-

مختلف شعبوں میں مراعات کے خاتمے کا اعلان وفاقی وزیر خزانہ نے بجٹ کے متعلق اعلان کر چکے ہیں- اس میں براہ راست کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا- تاہم آئی ایم ایف کے طے کردہ معاملات کے تحت مختلف شعبوں کو دی جانے والی 30 سے زائد مراعات کا خاتمہ کیا گیا ہے- نئے بجٹ کا حجم 870 ارب روپے ہے

ایٹمی جنگ کا خطرہ ٹلا ہے ختم نہیں ہوا امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی تصادم کا خطرہ ختم ہو چکا ہے تاہم دونوں ممالک کے مابین کشمیر پر کشیدگی برقرار رہی تو خطرہ دوبارہ لاحق ہو سکتا ہے-

خبریں ورلڈ کپ فٹبال 2002ء

پری کوارٹر فائنل میں مقابلہ جات

1- میکسیکو بمقابلہ امریکہ 17 جون
2- برازیل بمقابلہ بیلجیئم 17 جون
3- جاپان بمقابلہ ترکی 18 جون
4- جنوبی کوریا بمقابلہ اٹلی 18 جون

انجینئرنگ میں خواہاں طلباء طالبات کے لئے ضروری اعلان

پاکستان انجینئرنگ کاؤنسل مورخہ 22 دسمبر 2001ء کا روزنامہ ڈان میں طلباء و طالبات کی راہنمائی کے لئے ایک تفصیلی اعلان شائع کیا ہے- اس کی روشنی میں تمام متعلقہ احباب خصوصاً طلباء و طالبات جو گریجوایٹ انجینئرنگ پروگرام میں داخلہ کے خواہاں ہوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ صرف درج ذیل انجینئرنگ کے ادارہ جات ہی پاکستان انجینئرنگ کاؤنسل سے منظور شدہ ہیں- ان ادارہ جات کے علاوہ کسی دوسرے انجینئرنگ میں داخلہ لیتے وقت طلباء و طالبات کے وسیع تر مفاد میں درخواست ہے کہ وہ پاکستان انجینئرنگ کاؤنسل سے راہنمائی حاصل کریں-

پنجاب

1- یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور
2- انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (پنجاب یونیورسٹی) لاہور
3- زرعی یونیورسٹی فیصل آباد
4- NFC انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹریننگ ملتان
5- کالج آف EFME راولپنڈی (NUST)
6- یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا
7- ملٹری کالج آف سگنلز راولپنڈی (NUST)
8- نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد
9- یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی) ملتان
10- NFC انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ فرٹیلائزر ریسرچ فیصل آباد

NWFP

1- NWFP یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پشاور
2- کالج آف ایروناٹیکل انجینئرنگ رسالپور (NUST)
3- ملٹری کالج آف انجینئرنگ رسالپور (NUST)
4- GIK انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی ٹوپی

سندھ

1- NED یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی
2- انسٹی ٹیوٹ آف انڈسٹریل الیکٹرونکس انجینئرنگ (PCSIR) کراچی
3- مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو
4- پاکستان نیوی انجینئرنگ کالج کراچی (NUST)
5- قائد عوام یونیورسٹی آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی نواب شاہ
6- سندھ ایگریکلچر یونیورسٹی ٹنڈو جام
7- عثمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کراچی
8- سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی

بلوچستان

بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار

آزاد کشمیر

علی احمد شاہ یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میرپور آزاد جموں وکشمیر

مزید معلومات کے لئے ویب سائٹ
www.pec.org.pk

(نظارت تعلیم)

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر- طاہر محمود ☎ 4844986

SHARIF JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

PILES COURSE RS 75/- بواسیر کورس
اچھے میڈیکل وہومیو سٹور یا ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں
فون-214606
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار- ربوہ

AHMAD MONEY CHANGER
AMC
Deals in: All Foreign currencies, Bank Drafts, T T, FEBC, Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (c)/15812-P-98
B-1 Raheem Complex, Main Gulberg II, Lahore.
Tel# 5713728. 5713421.5750480.5752796 Fax#5750480

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61